اردو لغت (تاریخی اصول پر) بدلتے لسانی تناظر میں چند تجاویز

حافظ صفوان محمد چوہان*

Abstract:

This article is a qualified appreciation of the back-breaking efforts made by The Urdu Dictionary Board Karachi, which is in the december of producing her monumental work of the Udru magnum opus. Started half a century ago in 1958, concluding volume of its first edition is in progress.

Various technical suggestions regarding the structure of its essential appendices, shorter version and to anew its entire content are put forward in this article. Roadmaps for devising Internet Edition & Urdu Corpus on the threshold of this magnum opus are too mentioned.

اردو لغت بورڈ کراچی (اوّلاً ترقیِ اردو بورڈ) نے جب کلاں اردو لغت پر کام شروع کیا تھا اُس وقت زمانہ مختلف تھا اور ترجیحات بھی۔ لیکن جن لوگوں نے اِس کا منصوبہ بنایا تھا اُن کی دور بینی کا اندازہ اِس لغت کو کسی بھی مقام سے دیکھنے سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اُس وقت کے عمومی حالات یہ تھے کہ ساری قوم آزادی کے جذبے سے سرشار تھی۔ ہندوؤں نے ایک زبان کو دو زبانیں بنانے میں اپنی ساری قوتیں اور صلاحیتیں صرف کر دی تھیں۔ اُنھوں نے اپنی زبان سے عربی اور فارسی کے الفاظ نکالنے کو دھرم بنا لیا۔ اِس کا بدیہی ردِ عمل اِدھر بھی ہوا اور زبان کی ''تطہیر'' کا عمل یہاں اِس ڈھب پر پھیلایا گیا کہ ہندی کے اچھے بھلے، مانوس الفاظ کو بے جا کیا جانے لگا۔ یہ تطہیر صرف زبان کے عمری استعمال تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ لغت نویسوں نے بھی یہ کام شروع کر لیا۔ لغات میں اِس عمل کی مثال میں ''فرہنگِ عامرہ'' پیش کی جا سکتی ہے، کہ ۱۹۵۷ء میں نکلنے والے اِس کے چوتھے ایڈیشن میں ہندی کے کچھ الفاظ نکال دیے گئے۔[۱] بساغنیمت کہ کلاں اردو لغت میں یہ کام نہیں کیا گیا بلکہ...... ''اوکسفرڈ ڈکشنری کی طرح اِس میں بھی قدیم و جدید، متروک و رائج سب ہی قسم کے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔''[۲]

آج دور بہت بدل گیا ہے۔ اُس وقت میں علمی اور عوامی زبان پر عربیت اور فارسیت چھائی ہوئی تھی، آج کی اردو فرنگیت مآب ہو گئی ہے۔ جو الفاظ کبھی اوپرے، دخیل یا پرائے سمجھے جاتے تھے، یوں رواجِ عام میں آ گئے ہیں کہ

* ٹیلی کمیونیکیشن سٹاف کالج ہری پور۔

اُن پر بیگانگی کا اِطلاق کرنا ممکن ہی نہیں رہا۔ آج Bulb کو قمقمہ اور Fridge کو یخدان کون کہتا ہے؟ مائیکروویو اوون کے لیے ''خردموجی بھٹی/ چولہا'' اگرچہ اوکسفرڈ میں موجود ہے لیکن کبھی سنا نہیں، اور نہ کبھی سنا جائے گا۔ سنا تو کیا، لکھا بھی نہیں جائے گا۔ روٹی گرم رکھنے کے برتن کو ہاٹ پاٹ کہتے ہیں؛ دِیر اور پشین کے پہاڑوں سے لے کر کراچی کے سکہ بند اہلِ زبانوں کے گھروں میں میں نے اب تک اِس کے لیے ''توشدان'' کہیں برتا جاتا نہیں سنا۔ لغت میں یہ لفظ لکھا تو ہے، چلن میں نہیں آیا۔ پاکستان بھر کے لوگ دودھ کے اوپر جمنے والی گاڑھی تہہ کو تو ملائی (بالائی) یا ساڑھی کہتے ہیں جب کہ باقی ہر قسم کی پھین کو کریم ہی کہتے ہیں۔ اِسی طرح کپڑوں پر اِستری سے بننے والی لکیر کو سارے ہی اردو والے کریز (crease) کہتے ہیں، شکن، چنٹ، سَلوٹ یا اُبھری کوئی نہیں کہتا۔ کہہ سکتا بھی نہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ کلاں اردو لغت میں گزشتہ نصف صدی میں زبان میں ہونے والی تبدیلیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ پہلی جلد (اشاعت: ۱۹۷۷ء) میں اگر انگریزی لفظ کا اندراج پانچ صفحوں میں ایک کی اوسط سے ملتا ہے تو اِکیسویں جلد (اِشاعت: مارچ ۲۰۰۷ء) میں انگریزی الفاظ کے اندراجات کا تناسب تخمیناً پچاس فیصد بڑھ گیا ہے۔ یہ آج کی علمی اور عوامی اردو زبان کی عین مین عکاسی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن الفاظ کے اپنا لینے سے اردو کی تصویر بگڑی نہیں بلکہ ذخیرۂ الفاظ میں بڑھوار ہوئی ہے۔ اردو کوئی اُجاڑ صورت زبان نہیں کہ نئے الفاظ کی یلغار سے پر کٹی رہے۔

اُردو لغت (کلاں) کی تکمیل کے بعد آئندہ کے لئے درج ذیل تجاویز دی گئیں۔ لوگوں کے لیے راہ دان اور قبلہ راں ہوسکتا ہے تو اِس ہدایت کے ساتھ کہ وہ آئندہ ساری زندگی وہیں گزارے گا، کسی علاقے میں اُس کی تشکیل کر دی۔ یوں اِن بزرگوں کا فیض پھیلا اور اِن متوسلین کے، جو بڑھتے بڑھتے خود بھی مرجعِ خلائق بنے، دم قدم سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر نخلستان دِکھائی دینے لگے۔ ہماری ملی اور سیاسی زندگی پر اِن کے بے بہا اثرات ہیں۔

> بزرگ کے کام یا مقام کی ہتان نہیں کر رہا۔ یاد کیجیے کہ فرمان صاحب نے دس سال میں دس جلدیں شائع کی تھیں۔ لغت بورڈ کی اِدارتِ اعلیٰ کی یہ خدمت جس پر آپ آج مامور ہیں، حمام کی لنگی ہے۔ یعنی کل اِس عہدے پر کوئی اور متمکن تھا اور آج آپ ہیں۔ بہتر محاورے میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ خدمت ہرتی پھرتی چھاؤں ہے، آج اِدھر کل اُدھر۔ ویسے اِس پھوک دینے پر آپ کو

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ بات عام ہے کہ اِشاعت میں سرعت کی غالب وجہ جدید مشینوں کی فراہمی ہے۔ یقیناً ایسا ہے بھی۔ کہیے، مکھن صاف ہو گیا یا نہیں؟

''عرض ہے کہ اَسناد کے لیے آپ کی تشویق پر میں نے اردو کے امہات اللغات سے ہ اور ی کی پٹیوں کے کچھ ایسے الفاظ، محاورات اور ضربَ الامثال وغیرہ چھانٹ کر ہم جا کر لیے ہیں جن کا استعمال کم دیکھنے کو ملا ہے۔ اِن الفاظ کی ہجائی سے جہاں مطالعے میں اِن کی اَسناد تلاش کرنا آسان ہو گیا ہے وہیں میں اِن میں سے اپنی ضرورت کے یکر شتہ الفاظ استعمال بھی کر لیتا ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ یہ الفاظ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے آنے لگیں اور لوگ اِنھیں برتا کریں۔

لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ برانغار جرانغار جیسے الفاظ جن سے ہیک آنے لگی ہے، بھی آج کی اردو میں استعمال کر کے اردو کی ہنسی اُڑانے کی سبیل کر لی جائے۔ میں اِس معاملے میں محتاط ہوں۔ اور احتیاط کی یہ روش اِس جہت میں جاری رکھنے کی بھی سعی کرتا ہوں کہ کسی لفظ کے استعمال میں نہ تو بُیس یا نمائشِ علم آنے پائے اور نہ ہی یاوگی۔ ہودہ اور ہنجار کی اَسناد تو آپ کو کچھ عرصہ پہلے بھجوا بھی دی تھیں۔ علاوہ ازیں حقی صاحب کی ''نوک جھوک''، ''کلیاتِ مجید امجد''، ''کلیاتِ حفیظ جالندھری''، ''مسدسِ حالی''، ''مغربی تنقید کا مطالعہ- افلاطون سے ایلیٹ تک'' اور ''مغرب میں آزاد نظم اور اُس کے مباحث'' کی اَسناد کے ساتھ ساتھ چند stray اَسناد نکال کر کل ہی آپ کی خدمت میں روانہ کی ہیں۔

جن لغات سے میں نے یہ الفاظ، محاورات اور ضربَ الامثال وغیرہ لیے ہیں اُن میں جان پلیٹس، ڈنکن فوربس اور ہابسن جابسن کے علاوہ فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات، فرہنگِ اثر، قائد اللغات، مہذب اللغات، جامع اللغات، فرہنگِ تلفظ، فرہنگِ عامرہ، تاج اللغات، لغاتِ روزمرہ، اردو- پنجابی لغت اور پنجابی-اردو لغت، جامع الامثال، ہندی-اردو لغت از راجہ راجیسور راؤ اصغر،

انجمنِ ترقیِ اردو ہند علی گڑھ کا اردو-ہندی لغت، مقتدرہ و جامعۂ کراچی کے مختلف فنون کے لغات، نسیم اللغات، فیروز اللغات اور انجمنِ ترقیِ اردو کا اردو-انگریزی لغت وغیرہ شامل ہیں۔ مجھے تسلیم ہے کہ زمانے کی ہوا بدل گئی ہے، اِس لیے علی الخصوص فرہنگِ عامرہ سے الفاظ اِس احتیاط سے لیے ہیں کہ خالص عربی، ترکی اور فارسی کے اُن الفاظ کو جو اردو کے اندر اپنا دور گزار چکے ہیں اور اب نئے زمانے کے الفاظ اُن کی جگہ لے چکے ہیں، دست بسر کر دیا جائے۔ امید ہے کہ آپ اِس حکمتِ عملی سے اتفاق کریں گے۔ میری رہنمائی ضرور کیجیے۔

مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تین شعراء: مجید امجد، حفیظ جالندھری اور الیاس عشقی بڑے کمال کے لغت نواز (Wordsmith) ہیں۔ کوشش کروں گا کہ اِن کے کچھ اشعار (ہ اور ی کے علاوہ) بھی سند کے لیے پیش کر سکوں، اور نثر کی کچھ اور کتب سے چند اَسناد بھی۔ ویسے اِن دو پٹیوں (ہ اور ی) میں الفاظ ہیں ہی کتنے جو یہ کام کسی وسیع کینوس پر پھیلایا جا سکے۔ بہر حال۔

یہ اطلاع بھی ملی کہ لغت بورڈ کے آئندہ اہداف میں دو جلدوں میں اِس عظیم لغت کی تلخیص سرِ فہرست ہے۔ تلخیص کے اِس کام کے مجوزہ ڈھب کی معلومات بھی اُنھوں نے میرے ساتھ بٹائیں۔ اِسی بابت کچھ عرض معروض کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح عظیم اوکسفرڈ لغت کا دوسرا ایڈیشن، تلخیص اور ضمائم، پہلے ایڈیشن کے تکمیلی مراحل کے ساتھ ساتھ چلتے رہے تھے اور اِسی وجہ سے یہ یکدانہ کام مکمل ہوا، اردو کا یہ عظیم لغت بھی اِسی ترتیب پر چلنا چاہیے۔ میری رائے ہے کہ تلخیص کا کام تو چلتا رہے لیکن ساتھ میں دو/تین جلدی ضمیمے پر بھی کام شروع کر دیا جائے۔ اِس ضمیمے میں وہ سب الفاظ، محاورات، ضربِ الامثال اور کہاوتیں وغیرہ آ جائیں جن کا:

(ا) یا تو اِندراج نہیں ہو سکا؛

(۲) اور وہ جن کے اِندراج میں کسی قسم کی غلطی در آئی ہے (جیسے شروع کی جلدوں میں صحت نامہ لگایا گیا ہے)؛

(۳) اور وہ جن کی اَسناد نہیں مل سکی تھیں اور اُنھیں کسی معتبر لغت کے نرے حوالے کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے؛

(۴) اور وہ جن کی درج کردہ اَسناد سے قدیم تر/بہتر اَسناد بعد میں ہمدست ہوئیں؛

(۵) اور وہ جو نئے ہیں؛

(۶) اور وہ جو اردو میں تازہ وارد ہوئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ کام بہت سرعت سے ہو جائے گا کیوں کہ اِس کے لیے آوا پہلے سے ہی تیار ہے اور لغت بورڈ کا کارگزار عملہ اِس پر معمولی کام کا عادی بھی ہے۔ ویسے بھی، ریل کی پٹری بچھانا ایک کام ہے اور اِس پر ریل گاڑی چلانا دوسرا؛ اب جب کہ جان توڑ محنت سے ریل کی یہ پٹری بچھائی جا چکی ہے اور اِس پر سے تادمِ تحریر اِکیس ڈبے گزر بھی چکے ہیں، اِن مزید دو تین ڈبوں کے بسہولت گزر جانے میں بھی اِن شاء اللہ کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

اِس ضمن میں میرا نپا تُلا اندازہ ہے کہ یہ کام اگر ابھی کر لیا جائے تو اِس کی سمائی ایک ایک ہزار صفحات کی دو یا زیادہ سے زیادہ تین جلدوں میں بآسانی ہو سکتی ہے۔ یہ اندازہ اِس لیے بھی چست معلوم ہوتا ہے کہ طویل اَسناد تو صرف بھولے چوکے الفاظ و محاورات وغیرہ کی ہی ہوں گی، اور آپ جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہے؛ نئے الفاظ اور اُن کے مفاہیم (shades of meaning) کی تو بعض اوقات صرف ایک ایک سند ہی کافی ہوگی اور وہ بھی علی العموم ایسی جس تک رسائی عام ہے۔

ایک اور تجویز یہ ہے کہ انٹرنیٹ کے دنیا بھر میں ''حاضر ناظر'' ہونے کی وجہ سے نئے الفاظ کے لیے چند معتبر اِنٹرنیٹ سائٹوں سے اَسناد لیے جانے کی روائی، ہر

جدید لغت کے لیے دورِ حاضر کی پکار بن گئی ہے؛ ظاہر ہے کہ اس ضرورت سے کلاں اردو لغت بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ایسی چند سائٹوں کے بارے میں معلومات یہ نا کارہ بھی عندالطلب فراہم کرسکتا ہے۔

یہ تجویز بھی ہے کہ کلاں اردو لغت کی متذکّرۂ بالا جلدوں کا نام ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)/ضمیمہ مع نئے الفاظ [جلد اوّل، جلد دوم، جلد سوم]'' وغیرہ رکھا جائے۔

میری دانست میں یہ ضمیمہ کلاں اردو لغت کے بے مثال کام کا کامل صحت نامہ بھی ہوگا اور اِسے دورِ حاضر کی اردو زبان کی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے والا مجدِّد بھی۔اگر یہ کام سلیقے سے ہوگیا تو اِن شاء اللہ یہ کلاں اردو لغت کی تازہ کاری کا ضامن بن جائے گا۔☆

اِن خطوط سے طویل اقتباسات سے مقصد کلاں اردو لغت کی پہلی اِشاعت کے اختتامی مراحل اور آگے کی وسیع تر منزلوں پر بات کرنا ہے۔اب جب کہ آخری جلد زیرِ ترتیب ہے،مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس کام کے اوّلین بنا کاروں سے بھی رجوع کیا جائے کہ وہ اِس کام کے آخر میں کیسی سحر کے انتظار میں تھے۔

۱۔ پہلی جلد کے ''تعارف'' میں لکھا ہے کہ: ''......آخر میں ایک جلد تو محض مآخذ اور مصنفین وغیرہ کی فہرستوں پر مشتمل ہوگی۔''[۳]

۲۔ انیسویں جلد کے دیباچے میں لکھا ہے کہ: ''......آخری یعنی بائیسویں جلد پر، جو فہرستِ اسنادِ محوّلہ پر مشتمل ہوگی، یہ منصوبہ اِن شاءاللہ تکمیل سے ہمکنار ہو جائے گا۔''[۴]

۳۔ بیسویں جلد کے دیباچے میں لکھا ہے کہ: ''......بورڈ کے آئندہ منصوبوں میں لغت کے نظرِ ثانی اور اضافہ شدہ ایڈیشن کی اِشاعت کے علاوہ مختلف علوم وفنون کی فرہنگوں اور لغت کے مختصر ایڈیشنوں کی اِشاعت بھی شامل ہے۔لغت کے بنیادی منصوبے کی تکمیل کے بعد اِن پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔''[۵]

☆ ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے نام راقم کے خطوط مورخہ ۲۶ ء۲۰۰۷ اور ۸ مئی ۲۰۰۷ء۔

۴۔ اِکیسویں جلد کے دیباچے میں لکھا ہے کہ: ''......بائیسویں جلد پر کام جاری ہے، اِس میں فہرستِ اسنادِ محوّلہ اور اِشاریہ بھی شامل ہوگا۔ بائیس جلدوں پر مشتمل زیرِ نظر لغت کے یک جلدی اور دوجلدی ایڈیشنوں کی تیاری کے اصول وضوابط بھی زیرِ غور ہیں۔ اِن شاءاللہ اِن پر بھی جلد ہی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ایک اور منصوبہ لغت کے ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن کی اِشاعت کا ہے۔''[٦]

معلوم ہوا کہ مسلسل غور وفکر اور مشاورت جاری ہے، اور یہ ادا قابلِ قدر ہے۔

اِس آخری اقتباس کے ابتدائی جملے یعنی ''بائیسویں جلد پر کام جاری ہے، اِس میں فہرستِ اسنادِ محوّلہ اور اِشاریہ بھی شامل ہوگا......'' سے متعلق اِس وقت، بصد ادب، چند گزارشات کی جسارت، اِس درخواست کے ساتھ کی جائے گی کہ اگر وہ کسی قابل نظر آئیں تو، اِن پر غور ضرور فرمالیا جائے۔ راقم کی رائے میں فہرستِ اسنادِ محوّلہ اور اِشاریہ وغیرہ لغت کا حصہ نہیں ہے۔ بائیسویں جلد کو ی کے نرے لغوی اندراج پر ختم ہو جانا چاہیے۔ اگر چہ کلاں اردو لغت کا ہیولا اوکسفر ڈNED پر بنایا گیا ہے تاہم اگر کوئی بہتر چیز سامنے آجائے جو آسانی سے اپنائی بھی جاسکے تو اُسے اپنانا چاہیے نہ کہ ہنکالنا۔عرض ہے کہ السنۂ شرقیہ کے لغات میں اِشاریہ اور کتابیات کے لیے **لسان العرب** کے نئے ایڈیشن کو راہنما بنانا چاہیے۔**دار التراث العربی** نے نہایت اعلیٰ اور سائنسی انداز میں ''فہارس'' کے عنوان سے اِس بسیط لغت کا اِشاریہ اور مختلف النوع فہرستیں بنائی ہیں۔ میں نے ابھی تک اِس سے بہتر اور مکمل اِشاریہ نہیں دیکھا۔ یہ لغت پندرہ جلدوں میں مکمل ہوتا ہے جب کہ ''فہارس'' تین جلدوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ یوں اِس لغت کی اٹھارہ جلدیں ہیں۔ کلاں اردو لغت اِتنا پھیلا ہوا ہے کہ اِس کے پانچ ہزار سے زائد مآخذ (کتابیات، رسائل، مخطوطات، اخبارات وغیرہ) کا ایک جلد میں سماؤ بمشکل ہو پائے گا۔ بہت مناسب ہے کہ بائیسویں جلد مکمل ہونے کے بعد ابتدائی طور پر ''کتابیات'' کے نام سے ایک فہرستِ مآخذ الگ شائع کی جائے۔اماکن اور شخصیات وغیرہ کا اِشاریہ بھی ہاتھ کے ہاتھ بن سکتا ہے۔

یہ اگلا کام ہے کہ ہر ہر ماخذ کے ذیل میں یہ معلومات دی جائیں کہ اِس سے کون کون سی سند لغتِ مذکور کی کون کون سی جلد میں کہاں کہاں واقع ہے۔ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں اور نہ اِس کا جلد مکمل ہونا ممکن۔لیکن یہ کام بھی بہر حال کرنا ہی ہوگا۔

اب آیئے کلاں اردو لغت کی تلخیص اور ضمیموں کی طرف۔

ضمیموں کے سلسلے میں راقم کا نقطۂ نظر یہ ہے اِن کا ایجنڈا ایک نکاتی ہونا چاہیے، یعنی کوئی سند ملے یا نہ ملے، اِن کے اندر پچھلے سو، سوا سو سال میں شائع ہونے والی تمام اہم اردو لغات میں ملنے والے سارے الفاظ، محاورات، روزمروں، کہاوتوں، ضربِ الامثال اور جملوں وغیرہ کا اندراج بہرحال ہونا چاہیے۔ زبان میں پچھلے پچاس سال (یعنی جب یہ کام شروع ہوا تھا) میں آنے والی تبدیلیوں کا اظہار بھی لغت سے ہونا ضروری ہے۔ سرِ دست یہ کیا جا سکتا ہے کہ چھوٹ جانے والے الفاظ کا اندراج، فروگزاشوں کی درستی اور عمومی ''اصلاحِ احوال'' کے ساتھ ساتھ (اِس ضمن میں ''اردو نامہ'' میں شائع ہونے والی تنقیدات کے ساتھ ساتھ مقتدر اہلِ علم مثلاً رشید حسن خاں اور شمس الرحمٰن فاروقی وغیرہ کے اِس لغت پر علمی محاکموں کا ایک تفصیلی دورہ بھی کرلیا جائے) گزشتہ دو تین سالوں میں منتخب ادبی جرائد اور علی الخصوص کچھ اخبارات میں استعمال شدہ نئے الفاظ کی ایک ڈھیلی ڈھالی سی فہرست بنالی جائے اور یہ الفاظ اِس ضمیمے میں شامل کر دیے جائیں۔ اگر ایسا کرلیا گیا تو یہ لغت قدیم اور جدید ہی نہیں بلکہ قدیم ترین اور جدید ترین الفاظ کا جامع ہوجائے گا۔ اِس کام کو سہولت کے ساتھ مکمل کرنے میں یہ ترتیب اختیار کی جا سکتی ہے کہ سوائے اِس صورت کے کہ کہیں ایسا کرنا ضروری ہوجائے، اِن نئے/ دخیل الفاظ کی صرف ایک ایک سند لی جائے، یعنی بس وہی جو سامنے آجائے۔ تقدیم اور تاریخیت وغیرہ کے اُلجھاوے میں نہ پڑا جائے۔

ضمیموں کے اِس کام کے متوازی، کلاں اردو لغت کو کمپیوٹر پر فراہم کرنے (یعنی سی ڈی پر مہیا کرنے) اور اِس کا اِنٹرنیٹ ایڈیشن ویب پر شائع کرنے کا پراجیکٹ شروع کر دیا جائے۔ یہی بہترین وقت ہے اِن دونوں کاموں کو کرنے کا۔ اوکسفرڈ NED نے تو سافٹ کاپی اور انٹرنیٹ ورژن بہت پہلے سے فراہم کر دیا ہوا ہے۔ کلاں اردو لغت کا اِس سمت میں بڑھاوا اوکسفرڈ کی نری تقلید میں نہیں بلکہ دورِ جدید کے علمی تقاضوں کو ہاں کہتے ہوئے ہونا چاہیے۔

اور، ساتھ ہی اردو قاموس الامثال (Corpus) پر کام کی بسم اللہ بھی کر دی جائے۔ لیکن اِسے بہرحال یک جلدی ہونا چاہیے اور حجم زیادہ سے زیادہ اوکسفرڈ ایڈوانسڈ لرنرز جتنا، اور قیمت عوام کی قوتِ خرید کے اندر۔ یہ ضرور ہے کہ اردو پر اِس جہت میں کہیں کہیں کام ہو بھی رہا ہے[۷] لیکن ظاہر ہے کہ تعداد میں لغت بورڈ جتنی اَسناد کسی کے پاس نہیں ہیں جن سے لفظ کے استعمال کے ذائقے اور چٹ پٹے پن کا تنوع، اردو کی کلاسیکی روایت سے لے کر دورِ حاضر کی مشینی اور ہوائی دیدہ اردو تک، کہیں یک جا مل سکتا ہو۔ یہی وہ جرِثقیل ہے اور کلاں اردو لغت کی یکائی، جس کی بنیاد پر الفاظ، محاورات، روزمرے، کہاوتوں، ضربِ الامثال، تلمیحات اور جملوں وغیرہ کے مختلف مفاہیم کی از سر تازہ (Contemporary/ Present-day) نظائر بنانے کا کام ہوگا۔ صرف ایسا قاموس الامثال ہی زبان کی

تازگی اور زندگی کا ضامن ہے۔ اِس سلسلے میں بنت، ڈھب، ڈھچر، وضع قطع، فارمیٹ، ہیولا، جو بھی کہہ لیجیے، کے لیے رہنما British National Corpus (BNS) اور Collins COBUILD کو بنایا جانا چاہیے نہ کہ اردو کا کلاسیکی ادب اور طوامیرِ شعر ایک بار پھر سے ٹائپ کر دینا؛ اِن نظائر کے لیے ''مہذب اللغات'' کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی مدد مقتدرۂ قومی زبان کے ''درسی اردو لغت'' سے بھی مل سکتی ہے۔

زندہ زبان میں الفاظ کی آوک جاوک بالکل ویسے لگی رہتی ہے جیسے دنیا میں انسانوں کا آنا اور جانا برابر لگا ہوا ہے۔ کلاں اردو لغت کے پہلے ایڈیشن پر کام شروع کرنے والے بیشتر لوگ آج دنیا میں نہیں ہیں۔ دوسری اور تیسری نسل کے ہاتھوں یہ ایڈیشن مکمل ہو رہا ہے۔ کل کی زبان یوں سے ووں ہو گئی ہے اور تحریر و تقریر کا ایک بالکل نیا روپ سامنے آ رہا ہے۔ کل کی اردو زبان عربی اور فارسی کے منتہیوں اور کہی ومہی کی جولان گاہ تھی، آج فرنگیت مآبی کا سورج نصف النہار پر ہے۔ دیکھا جائے تو پہلے ایڈیشن کا مکمل ہونا اور ایک مزید، وسیع تر کام کا آغاز اکٹھے ہی ہو رہا ہے:

اب کچھ باتیں اِکیسویں جلد سے متعلق ہو جائیں۔ پہلی بات جو میں نے اِس میں دیکھی، آزاد نظم سے اِستناد کا آغاز ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ نثری نظم خالصتاً الگ مضمون ہے؛ اِس سے اگر سند لی جائے گی تو نثر ہی کی لی جائے گی نہ کہ نظم کی۔

دوسری نئی بات یہ ہے کہ کلاں اردو لغت کے لیے عالمی معیاری کتاب نمبر (ISBN) بھی حاصل کیا گیا ہے (اگرچہ یہ کام بہت پہلے ہونا چاہیے تھا) لیکن اِس کا اندراج ''عالمی سلسلۂ شمارِ کتب'' کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ عرض ہے کہ صرف ایک آدھ کے علاوہ سارے ہی اِشاعتی ادارے جو یہ نمبر اپنی کتب کے لیے لیتے ہیں، اِسے ''عالمی معیاری کتاب نمبر'' لکھتے ہیں۔ اور اِس کا یہی ترجمہ مناسب بھی معلوم ہوتا ہے۔

کئی ایک جگہ پر اَسناد کے اِملاء کا یکراہ نہ ہونا دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر سند میں اِملاء نادرست ہے تو ''کذا'' لازمًا لکھا جانا چاہیے ورنہ اِسے درست کر کے لکھنا چاہیے۔ ایسا کیا بھی گیا ہے لیکن کچھ جگہ پر نہیں ہو سکا مثلاً ''موقعہ'' (ص-۳۰۷) اور ''مجپر'' (ص-۳۷۲)۔ ''جدہر'' کے بجائے ''جدھر'' درست اِملاء ہے (ص-۴۷۴)۔ **لِللّٰہ الحمد** لکھنا غلط ہے (ص-۳۷۳)؛ درست اِملاء **لِلّٰہ الحمد** ہے۔ لفظِ **اللّٰہ** کے لیے دو لؔ اور ایک ہؔ طے شدہ اِملاء ہے؛ اِسی وجہ سے لِلّٰہ کا تیسرا لؔ ترقیم میں نہیں آتا۔ کچھ ایسی جگہوں پر اَسناد درج نہیں کی گئی ہیں جہاں کے لیے سند تھوڑی کوشش سے مل سکتی تھی مثلاً ''وہ وقت آ گیا ہے'' (ص-۴۰۳)۔ ایسے ہی اِکا دُکا اِشتقاقی معلومات نامکمل ہیں۔

☆☆☆

حواشی

[۱]۔ راقم کو یہ اطلاع ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے دی ہے۔ اگرچہ مؤلفِ لغت نے اِس بات کو صراحت سے ذکر نہیں کیا۔ رک: فرہنگِ عامرہ، چوتھا ایڈیشن، ''دیباچہ طبع چہارم'' از محمد عبداللہ خاں خویشگی مؤلفِ لغت

[۲]۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد اوّل، تعارف از محمد ہادی حسین، ص-ب

[۳]۔ ایضًا؛ ایضًا؛ ص-ج

[۴]۔ ایضًا؛ جلد-۱۹؛ ص-؟؟ (صفحہ نمبر درج نہیں)

[۵]۔ ایضًا؛ جلد-۲۰؛ ص-ix

[۶]۔ ایضًا؛ جلد-۲۱؛ ص-ix

[۷]۔ اردو قاموس الامثال (Corpus) پر دنیا بھر میں ہونے والے کاموں کی ایک تصویر مندرجۂ ذیل ہے:

Works on Urdu Corpora – A Cursory View:

1. Pre-Computer work on Urdu Corpus: Urdu Dictionary (On Historical Principles); 300,000 words; first 16 of the proposed 22 volumes were printed with primitive technology and change towards computer-entered data came with the 17th volume.
2. Work on Urdu Corpus in Foreign Countries
   2.1 The EMILLE/CIIL Corpus (2003): The EMILLE/CIIL Corpus (2003) was constructed as a collaborative venture between the EMILLE project (Enabling Minority Language Engineering), Lancaster University, UK, & the Central Institute of Indian Languages (CIIL), Mysore, India.
   2.2 Martynyuk (2003): Based on 4,40,000 words, Martynuk examines statistical lexical distribution in electronic media speech. Tools for comparison of lexical data were developed to compile frequency lists for Urdu and Hindi.
   2.3 Kashif and Beker (2004): Plan to make available Urdu corpus of written text to the natural language processing community. The Urdu text is stored in the Unicode character set.
3. Computer-based work on Urdu Corpus in Pakistan
   3.1 CRULP Corpus (2005): CRULP developed the following applications:
   - o Urdu spell checker
   - o Prototype Hindi to Urdu transliteration engine

- o Prototype Urdu Naskh and Nastaliq optical character recognition system
- o Prototype Urdu speech recognition system
- o Urdu morphological parser
- o Urdu Corpus
- o Urdu Lexicon
- o English to Urdu machine translation system, etc

3.2 Center of Excellence for Urdu Informatics (2006): Plans to develop an Urdu Database (UDB) which will be basically such a collection of Urdu texts, of the past and the present, sources of written and media text, serve for a secure and permanent "Run-Time Online Urdu Evolution Analysis."

☆☆☆☆☆